"معجزات" ایک بھیانک شیعہ سازش

از مسعود الرحمان، فیصل آباد

شیعہ ازم کے بارے میں ایک متفقہ رائے یہ ہے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد صحابہ کرامؓ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر کے اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا ہے۔ اس گھناؤنے منصوبے پر عمل درآمد کرنے کے لئے شیعیت نے بہت سی "مذموم روایات" اہل اسلام میں رائج کی ہیں۔ عام بات ہے کہ جب بھی کسی نظام کو تباہ کرنا ہو تو اس کی بنیادیں کمزور کی جاتی ہیں کیونکہ بنیادی اجزا کا اجتماع ایک نظام کو تشکیل دیتا ہے۔ لہٰذا "نظام اسلام" میں "بھرپور انقلاب" لانے کے لئے شیعیت نے مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر وار کرنے کی مذموم اور قدرے کامیاب کوشش کی ہے کیونکہ اس متحرک اور سرگرم تحریک نے تقریباً ہر اوسط درجے کے مسلمان کو بڑے ہی غیر محسوس طریقے سے متاثر کیا ہے لہٰذا آج بھی بعض دوستوں کے جلسے "یا علی مدد" کے نعروں سے مزین ہوتے ہیں۔ اول تو یہ نعرہ ہی غلط ہے کیونکہ اگر کسی سے مشکلات میں مدد مانگی جا سکتی ہے تو وہ فقط رب ذوالجلال کی ذات ہے کیونکہ رب کائنات کا فرمان ہے کہ.....

وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر ○ اللہ کے سوا کوئی بھی تمہارا نہ تو کارساز ہے اور نہ ہی مددگار (سورہ شوریٰ ۳۱)

افسوس شیعیت نے بے حد غضب کی چال چلی ہے۔ اس نے مسلمانوں کو صرف ان ہی چند ناموں سے روشناس کروایا جن سے اہل تشیع کو "بظاہر" پیار تھا میں نے لفظ "بظاہر" خود استعمال کیا ہے کیونکہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اہل تشیع درحقیقت حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور دیگر اصحابؓ کے بھی اتنے ہی بڑے گستاخ اور دشمن ہیں جتنے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ کبارؓ کے دشمن ہیں۔

بہرحال مجھے "ان معجزات" کا ذکر کرنا ہے کہ جو آج الحمدللہ اہل حدیث کے علاوہ تقریباً ہر گھر کی زینت بنے ہوئے ہیں اور جنہیں "دس بیبیوں کا معجزہ، مشکل کشا علیؓ کا معجزہ اور حضرت فاطمہ کا معجزہ" جیسے ناموں سے شہرت حاصل ہے۔

ان "معجزات" پر مفصل بحث سے قبل اگر ہم ان کے ناموں ہی کو دیکھیں تو ہمیں ان میں سے شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالت کی سخت بو آئے گی۔ اصل میں دیگر دشمنان اسلام

کی طرح شیعہ ازم کا بھی یہی نظریہ ہے کہ اگر ہم مسلمانوں کو تباہ برباد کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے "عقیدہ توحید" کا ناپید کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ یہی وہ "روح ایمان" ہے کہ جس کے تحت مسلمان بڑی سے بڑی قوت سے بھی ٹکرانے سے گریز نہیں کرتے اور اس بات کی دلیل کے لئے پوری "تاریخ اسلام" گواہ ہے کہ مسلمانوں کے عروج زوال میں "عقیدہ توحید" کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے لہٰذا شیعیت اس وقت اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتی تھی کہ وہ مسلمانوں کو "عقیدہ توحید" سے دور کر دیتی اور دیکھئے کہ یہ اس کی کامیابی کی چند "روشن مثالیں" ہی تو ہیں کہ آج مسلمان مشکل وقت میں بھی "یا علی مدد" ' "یا علی مشکل کشا" اور "یا حسینؓ" الفاظ عام لبوں پر سجائے ہوتے ہیں۔

اس سے قبل کہ ہم اس "معجزات" کے حوالے سے بات کریں' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے "معجزہ" کے متعلق کچھ بحث کر لی جائے کیونکہ اس کا ہمارے مضمون سے براہ راست تعلق ہے۔

معجزہ لفظ "عجز" سے مشتق ہے۔ معجزے کے لغوی معنی ہیں "عاجز والا" لیکن جب معجزے کے اصطلاحی معنی لئے جاتے ہیں تو اس سے مراد "وہ ان ہونی بات ہوتی ہے کہ جو کسی پیغمبر سے ظاہر ہو" یا "نبی کا وہ فعل جو قواعد قدرت کو توڑ دے" اور یہ بات مسلمہ ہے کہ نبی یا پیغمبر کی "ممکنہ یا غیر ممکنہ" بات اللہ کے تابع ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لفظ معجزہ اصطلاحی طور پر صرف اور صرف نبی یا پیغمبر کے لئے مخصوص ہے۔

اب ذرا ان معجزات کے "اسمائے مبارکہ" کو دیکھیں تو ہمیں ان میں شرک فی الرسالت واضح طور پر نظر آئے گا کیونکہ حضرت علیؓ' حضرت فاطمہؓ یا دیگر صحابہؓ و اولیاءؒ خواہ کتنے بھی برگزیدہ کیوں نہ ہوں بہرحال ان کے فعل کو "معجزہ" قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ "معجزہ" اور "پیغمبر" ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں اور ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ یا دیگر محترم شخصیات "نبی" یا "پیغمبر" کی ہمسر نہیں ہیں۔

اب سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت علیؓ یا حضرت فاطمہؓ کے یہ "غیر یقینی افعال" معجزات نہیں ہیں تو پھر کیا ہیں؟..... قطع نظر اس کے کہ ان "افعال" کی "صداقت بلحاظ تاریخ کیا ہے"' ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ ان "غیر ممکنہ افعال" کو کیا کہا جا سکتا ہے..... اسی کے لئے

ملت اسلامیہ نے ایک لفظ مخصوص کیا ہے یا کہئے کہ مخصوص ہو گیا ہے جسے "کرامت" کہتے ہیں اور کرامت صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہ سے ظاہر ہو سکتی ہے

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ "معجزے" اور "کرامت" میں وہی فرق ہے جو ایک "پیغمبر" اور "ولی" میں ہوتا ہے اور ظاہر ہے یہ فرق "وحی" کا ہے اور یہ بات تو مسلمہ ہی ہے کہ یہ فرق بہت بڑا اور پر عظمت ہے۔

اب آیئے ہم ایک ایک کر کے ان "معجزات" کا جائزہ لیتے ہوئے ذرا متجس ہوتے ہیں کہ ان کے ذریعے شیعیت کس قسم کے مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے .....

یہ "معجزات" خواتین اپنے گھروں میں بڑے اہتمام سے پڑھتی ہیں اور ان کا "ورد" اس وقت کیا جاتا ہے کہ جب "اہل خانہ" کسی مصیبت یا مشکل میں گرفتار ہوں۔ سو گھر کی "خاتون سربراہ" محلے کی چند بزرگ خواتین کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتی ہے اور تمام خواتین باوضو ہو کر ایک کمرے میں فرش پر یا قالین بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ پھر ایک "بزرگ' معزز اور دیندار بآواز بلند آواز سے ان معجزات میں سے کوئی ایک پڑھتی ہے اور باقی خواتین اسے اتنے انہماک سے سنتی ہیں کہ جیسے "تلاوت قرآن" ہو رہی ہو۔ اسی دوران "مٹھائی یا شرینی" اور پانی منگوا کر رکھ لیا جاتا ہے جسے "معجزے" کے اختتام پر خود بھی کھایا جاتا ہے اور پھر تقسیم بھی کیا جاتا ہے اور پھر آخر میں اس دعا کے ساتھ اپنی مصیبت دور کرنے کی استدعا کی جاتی ہے کہ .....

"یا فاطمہؓ یا بنت رسولؐ! ہم نے تیرے اس معجزے کو پڑھا اب تو ہم پر اپنا کرم فرما اور ہماری مصیبت دور فرما!" ممکن ہے کہ دعا اللہ ہی سے کی جاتی ہو اور اسی میں وسیلہ "حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ" کو بنایا جاتا ہو لیکن بہرحال از روئے شریعت دونوں معاملے ہی غلط ہیں کیونکہ رب ذوالجلال نے تو واضح طور پر فرما دیا ہے کہ .....

والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسکم ینصرون○

اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں (سورہ اعراف ۱۹۷)

جہاں تک تعلق وسیلہ بنانے کا ہے تو وسیلہ وہاں بنایا جاتا ہے جہاں انسان کی جان پہچان نہ ہو اور نہ ہی وہاں تک انسان کی رسائی ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو ہر ہر نفس کے بارے میں علم رکھتا ہے بلکہ

اللہ نے، صرف اس لئے کہ لوگ مجھ سے براہ راست دعا مانگیں، اپنے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کہلوایا کہ .....

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

اے نبی! میرے بندے اگر تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دے کہ میں ان کے قریب ہوں اور جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں (البقرہ ۱۸۶)

نیز جو اللہ کے سوا کسی دوسرے سے فریاد رسی کرتا ہے اس کے بارے میں اللہ نے واضح دیا کہ .....

ومن اضل ممن یدعون من دون اللہ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا کہ جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتا ہے (سورہ احقاف ۵)

اس سلسلے میں ایک سوال ذہن میں جنم لے سکتا ہے کہ کیا نبی اکرمؐ نے کبھی ایسا کیا یا صحابہ کو حکم دیا کہ وہ معجزے پڑھا کریں؟ تو اس کا جواب ہے کہ بالکل نہیں۔ آنحضرتؐ نے کبھی ایسا نہیں کیا حالانکہ آپ کے معجزات تو ان "من گھڑت سے کہیں" بہتر اور پر اثر تھے لیکن آپؐ ایک باعمل انسان کامل تھے آپؐ نے جب بھی دعا کی تو رب کائنات سے کی۔ اگرچہ آپ اللہ کے سب سے زیادہ محبوب پیغمبر تھے لیکن پھر بھی آپ نے کبھی اپنی "بڑائی اور بزرگی" کا حوالہ دے کر رب سے دعا نہیں کی بلکہ رب کائنات نے شرک کے تمام دروازوں کو بند کرتے ہوئے آنحضرتؐ کی زبان اقدس سے کہلوایا کہ .....

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ (اے پیغمبر) فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے (اعراف ۱۸۸)

اصل میں ہماری خواتین کی اکثریت "جاہل" ہے اور اسی جہالت کے سبب یہ اکثریت شیعہ ازم کے اس جال کا شکار ہے ورنہ اگر یہ خواتین دین کی سوجھ بوجھ سے آراستہ ہوتیں تو کبھی بھی ان معجزات پر انحصار نہ کرتیں بلکہ دو جہانوں کے اس خالق سے مدد مانگتیں کہ جس سے آقائے دو جہاں سرور کائنات حضرت محمدؐ مدد مانگا کرتے تھے۔

اب آیئے پہلے "معجزے" کی طرف جو کہ "دس بیبیوں کی کہانی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے ص ۲ پر یہ عبارت درج ہے کہ ..... کہتے ہیں یہ ایک معجزہ ہے کہ خواہ کیسی ہی تکلیف

نیاز دی ہو اگر نذر کرے کہ میری مشکل آسان ہونے کے بعد "دس بیبیوں کی کہانی" سنوں گی تو انشاء اللہ حاجت بر آئے گی (دس بیبیوں کی کہانی ص ۲)

اس عبارت میں سب سے پہلی مشکوک بات یہ ہے کہ "کہتے ہیں یہ ایک معجزہ ہے" گویا اس معجزے کے مصنف کو بھی اعتماد نہیں کہ واقعی یہ صحیح بھی ہے کہ نہیں کیونکہ "کہتے ہیں" سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ بات ایک خیال ہے جبکہ قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں اور چونکہ یہ شکوک والا معاملہ ہے تو اس کے متعلق آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ .....

دع ما یریبک الی ما لا یریبک مشکوک چیز چھوڑ دو اور شک سے پاک چیز اختیار کرو (ابن ماجہ)

اس عبارت کے بارے میں ایک اور اشکال یہ بھی ہے کہ ہم اس کی تحقیق نہیں کر سکتے کہ کس نے کہا؟ ..... یا تو یہ حدیث ہو کہ جس کی مضبوطی یا ضعف کے تحت اس پر رائے قائم کی جائے اب یہ کیا کہ اگر ایک غلط کام کو ہزار آدمی کریں تو ہم بھی اس کی پیروی کرنے لگیں کیونکہ بہرحال اسلام ہماری خواہشات کا پابند نہیں ہے۔ اس کے اپنے اٹل اصول ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر ہی ہماری آخرت سنور سکتی ہے

اب ذرا آگے آیئے اسی صفحہ پر یہ اشعار بھی درج ہیں کہ .....

مشکلوں کو دور کر، سن کر کہانی سیدہ — بیبیو! مانگو دعا دے کر صدائے سیدہ
آفتیں ٹل جائیں گی نام سے بیبیوں کے — لمحہ لمحہ دیکھیں گے آپ معجزہ ہائے سیدہ

اس قطعہ میں "سیدہ" حضرت فاطمہؓ کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی شیعیت نے مسلمانوں کو بڑے ہی "بہترین طریقے" سے شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالت جیسے عظیم گناہوں میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ ان اشعار میں نہ صرف سیدہ فاطمہ سے مدد مانگی جاری ہے بلکہ "معجزہ ہائے سیدہ" جیسے الفاظ حضرت فاطمہؓ کو (نعوذ باللہ) "نبوت پر سرفراز" کرتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں ظاہر ہے کہ اس میں حضرت سیدہ کا کچھ بھی قصور نہیں ہے کیونکہ یہ ان کی طرف منسوب ہے اس لئے تو بری الذمہ ہیں لیکن کبھی سوچا کہ ہمارے اس طرز عمل سے ہمارا وجود کس دلدل کی طرف جا رہا ہے؟

میں بڑے احترام سے پوچھتا ہوں کہ آخر لوگ "منافق" کیوں ہیں؟ ..... کیونکہ یہ منافقت

کی انتہا ہی تو ہے ایک طرف تو آپ سیدہ فاطمہؓ سے مدد مانگتے ہیں' ان سے فریاد کرتے ہیں اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو ان الفاظ کو لبوں پر سجا لیتے ہیں کہ **ایاک نعبد وایاک نستعین** ○

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (سورہ الفاتحہ ۴)

اور یقیناً اس طرز منافقت سے اللہ کو تو کچھ بھی ایذا نہیں بلکہ یہ تو خود کو دھوکہ دینے والی بات ہے کیونکہ اللہ تو ہر چیز جانتا ہے وہ ہمارے دلوں کے حال ہم سے بھی بہتر جانتا ہے۔

اب ذرا آیئے اس قصے کی طرف اگر آپ اسے پڑھیں تو بالکل ایسے محسوس ہو گا کہ جیسے بچوں کے کسی ناول کا مطالعہ کر رہے ہوں۔

یہ دو امیر اور غریب بھائیوں کی کہانی ہے۔ اس میں غریب بھائی کام کی تلاش میں کہیں چلا جاتا ہے اور اس کی بیوی اس کی واپسی کے لئے اللہ سے دعائیں مانگتی ہے لیکن لاحاصل۔ خیر بڑا بھائی اپنی اسی بھاوج کو اپنے گھر نوکری پر رکھ لیتا ہے۔ یہ عورت کام کرتی رہتی ہے اور اپنے شوہر کے لئے پریشان رہتی ہے۔ ایک دن اسے خواب میں بی بی نقاب پوش (یعنی حضرت فاطمہؓ) ملتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ جمعرات کے دن ۱۰ بیبیوں کی کہانی سن اور پھر شیرینی کے لڈو بنا کر ۱۰ بیبیوں کی نیاز دے۔ پھر فرمایا کہ میں بنت رسول ہوں اور وہ ۱۰ بیبیاں یہ ہیں۔ حضرت مریم' حضرت زینب' حضرت ام کلثوم' حضرت ہاجرہ' حضرت آسیہ' حضرت سارہ' حضرت فاطمہ کبریٰ' حضرت سکینہ' حضرت فاطمہ صغریٰ' اور یہ وہ ۱۰ بیبیاں ہیں کہ جنہیں کربلا سے لے کر ملک شام تک مصیبتیں برداشت کرنا پڑیں' سو جو ان کی تکالیف کو مدنظر رکھ کر اپنی حاجت طلب کرے گا اس کی مراد پوری ہو گی۔ بہرحال وہ عورت لڈو بانٹ دیتی ہے تو اس کا شوہر واپس آجاتا ہے۔ ایک عورت نے وہ لڈو نہ لئے تو وہ سخت عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ وہ جس چیز کو ہاتھ لگاتی ہے وہ کیڑے مکوڑوں' گھاس ار بدبودار کھانے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بالاخر یہ قید میں بھی چلی جاتی ہے لیکن جب نذر دلا دیتی ہے تو سب مشکلیں ختم ہو جاتی ہیں اور یہ ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں (دس بیبیوں کی کہانی)

یہ تو تھا اس "فرضی قصے" کا اجمالی خاکہ۔ اب اس کہانی میں کیا توہمات ہیں آیئے انہیں غیر جانبدار ہو کر دیکھتے ہیں۔

آپ شاید سوچیں کہ میں نے ان معجزات کے حوالے سے بات شروع کرتے وقت سیدھا

شیعہ ازم پر اٹیک (Attack) کیوں کیا ہے۔ اس کی چند ایک وجوہات تو پہلے سامنے آچکی ہیں۔ ایک مزید وجہ یہ ہے کہ ذرا ان ۱۰ بیبیوں کے نام پڑھئے اور پھر یہ عبارت پڑھیے کہ "انہیں کربلا سے شام تک مصیبت اٹھانا پڑی" ..... ظاہر ہے کہ یہ کام شیعیت ہی کر سکتی ہے کیونکہ شیعیت کوشش کرتی رہتی ہے کہ کربلا کے واقع کا عظیم جرم شامیوں کے کندھوں پر منتقل کر دیا جائے حالانکہ اہل تشیع خود بھی جانتے ہیں کہ اگر ان بیبیوں کو اس حال میں پہنچایا تھا تو کوفہ کے شیعوں نے پہنچایا تھا۔

اب آیئے ذرا "جھوٹ کی دنیا" میں چلتے ہیں۔ اس قصے میں لکھا ہے کہ .....

وہ عورت جس نے لڈو نہیں کھائے تھے وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک بادشاہ کے پاس گئی۔ وہاں انہیں کھانا پیش کیا گیا۔ جب اس کی طرف عورت نے ہاتھ بڑھایا تو وہ سڑ گیا۔ اس دوران بادشاہ کی لڑکی اور بیوی غسل کرنے جا رہی تھی۔ انہوں نے گلے سے ہار اتار کر کھونٹی پر ٹانک دیئے جونہی ہار ٹانکے فوراً کھونٹی نے اسے نگل لیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر وہ دونوں بہت حیران ہوئیں۔ وہ عورت بھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ گھبرائی اور ساری بات اپنے شوہر کو بتا کر کہنے لگی کہ ہو سکتا ہے بادشاہ ہمیں چوری کے شبے میں قید کروا کر قتل کروا دے لہٰذا بھاگ چلو کیونکہ ہم پہلے ہی مصیبتوں میں ہیں کہ پہلے بچے مر گئے پھر مکان تباہ ہو گیا اور اب یہ مصیبت آگئی (دس بیبیوں کی کہانی ص ۵، ۶، ۷)

اس عبارت کو ذرا غور سے پڑھئے تو آپ واضح طور پر پائیں گے کہ جھوٹ بہرحال جھوٹ ہی ہوتا ہے اور جھوٹا شخص کہیں نہ کہیں غلطی ضرور کرتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہی عقل و شعور سے دور ہے کہ کھونٹی، جسے خود نصب کیا گیا، اس نے ہار نگل لیا؟ ..... پھر یہ کہ ہار ان دونوں ماں، بیٹی کے سامنے نگلا گیا تو اس عورت پر الزام کیسے آسکتا تھا کیونکہ اسی عبارت کا جملہ کہ "بادشاہ ہمیں قتل نہ کروا دے" اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جیسے عورت پر چوری کا الزام لگ جانے کا خدشہ ہو جبکہ یہ خدشہ بالکل فضول تھا کیونکہ دونوں ماں، بیٹی نے خود ہار نگلتے ہوئے دیکھا تھا لہٰذا اگر شبہ کی بنیاد پر بھی بادشاہ کوئی کاروائی کرتا تو یہ دونوں خواتین اس کے حق میں سفارش کر سکتی تھیں۔ لیکن فقط اس "جھوٹے معجزے" کہ جس کا پوری کتاب میں ذکر نہیں کیا ہے، کو صحیح ثابت کرنے کے لئے من گھڑت بات بنائی گئی۔ یہ تھیں اس عبارت کے بارے میں

چند گذارشات۔ اب ذرا آگئے آیئے لکھا ہے کہ .....

عورت کے شوہر نے ان مشکلات کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ مجھ سے ایک گناہ ہوگیا تھا کہ میری بھاوج نے لڈو دیئے تھے اور میں نے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر شوہر نے کہا کہ تونے غرور و تکبر والے الفاظ استعمال کئے۔ اب جلدی سے توبہ کر۔ اس عورت نے نماز پڑھی اور رو رو کر کہا "اے بندہ رسول! اس مصیبت کے عالم میں میری مدد کیجئے۔ اس کے بعد اس نے لڈو بنا کر بانٹے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ان کا گھر بھی اصل حالت میں تھا بچے بھی زندہ ہو گئے تھے اور نوکر کام میں مشغول تھے (دس بیبیوں کی کہانی ص ۷' ۸)

ماشاء اللہ! لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے کس طرح سے من گھڑت باتیں لکھی گئیں ہیں اور کس طریقے سے عقیدہ توحید پر ضرب لگائی گئی ہے۔ کاش لوگ اللہ وحدہ لا شریک کی ذات پر بھروسہ کریں اس خدا سے مدد مانگیں کہ جس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا۔

بہرحال یہ بات تو مسلم ہو چکی کہ یہ قصہ تو بالکل فرضی ہے دوسرے یہ کہ بچوں کا مر کر دوبارہ زندہ ہو جانا بالکل "قانون اسلام" کے منافی ہے اور پھر حیرانگی کی بات ہے کہ نماز تو اللہ کے لئے پڑھی لیکن جب دعا کی باری آئی کہ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ **الدعاء مخ العباده** دعا' عبادت کا مغز ہے' وہ حضرت فاطمہؓ سے مانگی جا رہی ہے۔ یہاں پر یہ معجزہ ختم ہو جاتا ہے۔

له دعوة الحق والذين يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشى

اللہ کو (مدد کے لئے) پکارنا برحق ہے اور وہ لوگ جنہیں' یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ (سورۃ الرعد ۱۴)